



نوجوان قائدین:

ایک نئی پیش قدمی کا خواب

گری راج انگریز

”امریکہ جانے سے قبل مجھے بہت کم جانکاری تھی کہ امریکی کس طرح کا برتلاؤ کریں گے — میں نے سوچا کہ وہ نسل پرست بھی ہو سکتے ہیں اور دوسرے مذاہب اور ثقافتوں کے تئیں ان کا رویہ غیر روادارانہ ہوگا لیکن امریکہ میں رہنے کے بعد میری سوچ کافی حد تک بدل گئی ہے۔ امریکہ میں ہم جہاں بھی گئے لوگوں نے میرا استقبال کیا۔ سب کچھ بہت اچھا رہا۔“

ورا کریم، بنگلہ دیش

ہے۔ ”بہی نہیں، انہوں نے اپنے اس سفر میں ہندوستان اور بنگلہ دیش کے سائیکس شرکاہ کے ساتھ دو تہائی بھی قائم کی۔ بنگلہ دیش کے اسے کے ایم توحید الاسلام بھی ۲۰۰۵ میں سائیکس پروگرام کے تحت امریکہ گئے تھے اور اب ڈھاکہ میں ’آشنا‘ نام کی غیر سرکاری تنظیم میں کام کر رہے ہیں۔ بنگلہ دیش یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کے کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ کے گریجویٹ توحید الاسلام کہتے ہیں ”میں جب نیویارک میں زیر پوائنٹ (وہ جگہ جہاں ورلڈ ٹریڈ سینٹر تھا) پر گیا تو رونے لگا۔ وہاں کی خاموشی اور مہلکین کے ناموں کی فہرست دیکھ کر مجھے کچھ ہو گیا تھا۔ میں نے جانا کہ مخالفت کا یہ طریقہ نہیں ہو سکتا ہے۔“

زکریا یونیورسٹی میں انگریزی پڑھاتی ہیں۔ وہ ۲۰۰۵ میں سائیکس پروگرام کے تحت ۶ ہفتے امریکہ میں رہیں اور وہاں سے واپسی کے بعد اپنے آپ میں کافی تبدیلی محسوس کرتی ہیں۔ امریکہ کے سفر نے سماجی خدمات اور اچھی سے اچھی تعلیم حاصل کرنے کے تئیں ان کا نظریہ بدل دیا ہے۔ وہ کہتی ہیں ”امریکہ میں ہر شخص چھوٹا ہو یا بڑا، اپنے ملک کی بہتری میں ہاتھ بٹاتا ہے۔ ہم چاہیں گے کہ پاکستان میں بھی ایسا ہو اور نوجوان بھی سماجی خدمات کے کاموں میں حصہ لیں۔ فی الحال ہمارے یہاں رضاکاری پر مبنی کاموں کے لئے تربیت کی کمی بھی ہے اور استقبال کا فہم ان بھی۔ امریکی تجربہ اس مصلح کو پائے میں ہماری مدد کر سکتا

پاکستان اور افغانستان کے ایسے ہی ۵۰ سے زائد نوجوان قائدین اپریل ۲۰۰۷ میں نئی دہلی اور فریڈ آباد میں امریکی سفارت خانہ کے شعبہ ثقافتی امور اور یونیٹی کے ذریعے منعقدہ علاقائی نوجوان قائدین کی ٹرنس میں حصہ لینے کے لئے آئے تھے۔ فریڈ آباد کے ویڈیو سٹار اسکول نے اس کے انعقاد میں حصہ لیا۔ یہ وہ نوجوان ہیں جو پچھلے آپریشن اینڈ ایڈوانسڈ ٹیکنیکس، ساؤتھ ایشیا انڈر گریجویٹ اسٹوڈنٹس لیڈر شپ انسٹیٹیوٹ، (سائیکس) اور نیو جارج لیڈرس آپریشن (ٹیکنیکس) پروگراموں کے تحت امریکہ گئے تھے، ۶ ہفتے سے ایک سال تک وہاں رہے اور مٹھی یادیں لے کر لوٹے۔

نوجوانوں کی دنیا عمرو از لوگوں سے اس مٹی میں مختلف ہوتی ہے کہ وہ تحفظات کو ترک کر کے ہر قدم پر اپنے ساتھ تازہ ہوا کا جھونکا لاتے ہیں۔ جادوہ پروگراموں کے تحت چھپتے پتھر برسوں میں امریکہ جانے والے جنوب اور وسط ایشیا کے نوجوانوں سے گفتگو نے اس سوچ کو مزید تقویت پہنچائی کہ یہ لوگ گذشتہ زمانے کے تحفظات کو ایک طرف ڈال کر دنیا کو نئے نقطہ نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایسا نقطہ نظر جو مقامی مسائل کو حل کرنے کے عزم کے باوجود عالمگیر سوچ رکھتی ہو۔ دنیا میں تبدیلی کا قائد بننے کی خواہش رکھنے والے یہ نوجوان نئی سوچ اور نئی توانائی سے لیس ہیں۔ ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، قزاقستان،

دائیں: ہندوستان، پاکستان، بنگلہ
دیش، قزاقستان، تاجکستان اور
افغانستان کے ۵۰ سے زائد نوجوان
قائدین قل برائٹ دفتر، نئی دہلی کے
لان پر۔ ۱۶ اراہریل، ۲۰۰۷



”طالب علموں کے تبادلہ کے
پروگرام سے ہم میں دوسری
تہذیبوں کا احترام کرنے اور ان کے
تئیں رواداری کا جذبہ پیدا ہوتا
ہے۔ یہ پروگرام ہمیں زیادہ ذمہ دار
بناتے ہیں اور قیادت کسی
صلاحیتیں پیدا کرتے ہیں۔ امریکہ
میں میں نے لوگوں کو کھلے دل کا
پایا۔ وہاں نوجوانوں کے ذریعے
کٹے جانے والے اجتماعی کاموں سے
میں بے حد متاثر ہوئی اور اپنے
ملک میں اسی طرح کی کوشی پیش
قدمی کرنا چاہوں گی۔“

— نیلیا خیروا، قزاقستان

آپسی بھوک فروغ دینا تھا۔ کانفرنس میں شہری
ذمہ داری، جمہوریت، نکر او کا حل، نقل
و برداری، سماجی خدمات اور انہماک و تنظیم جیسے
موضوعات پر تبادلہ خیال ہوا۔ ان پوتھ لیڈرز
کو کانفرنس کے دوران امریکی غیر سرکاری
تنظیم امریکن فیلڈ سروس (اے ایف ایس)
کے ماہرین نے قائدانہ صلاحیت کے بارے
میں تربیت بھی دی۔ اے ایف ایس ہی
ہندوستان میں امریکی سفارت خانہ کے محکمہ
رابطہ عامہ کی طرف سے اس پروگرام کا اہتمام
کرتا ہے۔ اے ایف ایس انٹرنیشنل کے
چیف ڈیپنٹ اینڈ برائڈنگ آفیسر ایب اسکو
واڈیل نے بتایا کہ نوجوانوں کے تبادلہ کے
پروگرام کا اہتمام چیلنج سے بھرا ہوا لیکن دلچسپ
ہوتا ہے۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ نوجوان
اپنے قیام امریکہ کے دوران جتنے زیادہ
تجربات ہو سکیں حاصل کریں اور اپنے ملکوں
میں تعمیری کاموں کی پیش قدمی کریں۔ اسکو
واڈیل کے مطابق ”ہم چاہتے ہیں کہ تبادلہ کا
پروگرام ایک ایسی شروعات ان نوجوانوں کو
دے کہ وہ مختلف قسم کی پیش قدمی کریں اور ان
میں دوسروں کی تہذیب و ثقافت کو جاننے سمجھنے
کی خواہش بڑھے۔“

ہوئے۔ دوسرے ملکوں کی ثقافتوں کو جاننے
سمجھنے کا موقع کسی بھی شخص کی فکر کا دائرہ وسیع
کرتا ہے۔ قزاق لا یونیورسٹی میں بین
الاقوامی قوانین کا مطالعہ کر رہی قزاقستان کی
نیلیا خیروا فیلڈ لیڈر تبادلہ پروگرام کے تحت
ایک سال تک امریکہ میں رہیں۔ انہیں لگتا ہے
کہ ان میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوا ہے۔
انہیں ”سٹینکس گیونگ ڈے“ جیسی امریکی
روایات اچھی لگیں۔ پاکستان کی ٹائیٹلی خان
اس پروگرام کے تحت ۲۰۰۵ میں ۶ مہینے کے
لیے امریکہ گئی تھیں۔ امریکہ میں رضا کارانہ
خدمات نے ان پر بڑی گہری چھاپ چھوڑی
اور اب وہ اسلام آباد میں ایک غیر سرکاری تنظیم
میں رابطہ کار کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ پاکستان
ٹی کی سارہ عالم ۲۰۰۳ میں تبادلہ پروگرام
کے تحت امریکہ گئی تھیں اور وہاں سے آنے کے
بعد سماجی خدمات کے لیے ایک غیر سرکاری
تنظیم شروع کیا۔ اسی طرح بنگلہ دیش کی وراء
کریم کو امریکہ میں یہودی خاندان کے ساتھ
رہنا اتنا بھایا کہ اس خاندان سے اس کے اب
بھی روابط قائم ہیں۔

ہندوستان میں ان نوجوان قائدین کی
کانفرنس کا مقصد انہیں زیادہ با اثر بنانا اور

توحید الاسلام کو بھی امریکہ میں اجتماعی خدمات
کے طور طریقوں نے بے حد متاثر کیا۔ وہ کہتے
ہیں ”نوجوان قائدین تاریخ کے بندھنوں سے
فکر مند نہیں ہے۔ وہ مل جل کر کام کرنا چاہتے
ہیں۔ اس طرح کے پوتھ کانفرنس مختلف ملکوں
کے نوجوان کو ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد
کرتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ ہر ملک میں
اس طرح امریکہ چاہئے نوجوان قائدین ایک
انجمن بنائیں اور عالمی برادری کو بھر پور بنانے کے
لئے باہمی روابط کو فروغ دیں۔“

تبادلہ پروگراموں کے تحت امریکہ گئے ہر
نوجوان کا اپنا کوئی نہ کوئی خاص تجربہ رہا ہے۔
کسی کا دل امریکی جمہوریت نے جیت لیا تو
کسی کو امریکی خاطر مدارات اچھی لگی۔ کوئی
امریکی طرز پر اپنے وطن میں سماجی خدمات
شروع کرنا چاہتا ہے تو کوئی غربیوں کے لیے
تعلیم کا کام۔ خاص بات یہ ہے کہ اکثر لوگ لگتا
ہے کہ ان کی خود اعتمادی پہلے کی نسبت بڑھ گئی
ہے اور ان میں قائدانہ صلاحیت پیدا ہوئی ہے
جس سے وہ اپنے ملکوں میں نئی نئی پیش قدمی
کرنے کا حوصلہ کر سکتے ہیں۔

ہندوستان کے اوپس علی بھی اپنے قیام
امریکہ سے بے حد مسرور ہیں۔ کشمیر یونیورسٹی
کے گریجویٹ اور نئی دہلی میں سفارت خانہ آبر
لیڈ میں کام کرنے والے علی ۲۰۰۳ میں
ساکلی پروگرام کے تحت امریکہ گئے تھے۔ وہ
کہتے ہیں ”اچھا تجربہ تھا۔ ذہنی تحفظات ختم